علامہ شہید کی کچھ یادیں کچھ باتیں

تحریر
جناب شیخ محمد نعیم بادشاہ لاہور

یوں تو شہید ملت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر سے بے شمار ملاقاتوں کا شرف حاصل ہے لیکن آج میں حضرت علامہ سے متعلق محبت کا ایک منفرد واقعہ سپرد قلم کر رہا ہوں میری عمر تقریباً آٹھ دس سال کی تھی جب سے میں جامع مسجد چینیانوالی میں رمضان المبارک میں حضرت علامہ صاحب کی اقتداء میں قرآن کریم اور اس کا خلاصہ سنتا رہا نیز رمضان المبارک حضرت کی خصوصی دعا میں بھی شرکت کرتا اور جامع مسجد چینیانوالی میں مستقل جمعتہ المبارک کی ادائیگی کا بھی شرف حاصل رہا اور حضرت قائد سے عقیدت بھی پروان چڑھتی رہی ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ میں قائد محترم سے خصوصی تعلق رہا تقریباً ہر روز ان سے ملاقات ہوتی اس کے بعد بھی ان سے مسلسل رابطہ رہا ۲۷ فروری ۱۹۸۱ء کو میری شادی کا دن مقرر تھا میں شادی کا دعوت نامہ لے کر حضرت علامہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور تقریب میں تشریف لاکر اپنی عزت افزائی کی درخواست کی حضرت نے وعدہ فرمایا کہ میں انشاءاللہ ضرور آؤں گا میری بدقسمتی ہی سمجھیے کہ ۲۷ فروری کو ضروری کام کی وجہ سے وہ میری شادی میں تشریف نہ لا سکے میرا چونکہ حضرت علامہ سے خصوصی تعلق تھا اس لئے مجھے رنج ہوا اور چینیانوالی مسجد میں نماز جمعہ کے لئے جانا چھوڑ دیا دو ہفتے ہی گزرے ہونگے کہ علامہ صاحب کا پیغام بذریعہ حاجی بشیر عتیق صاحب جو کہ میرے اور علامہ صاحب کے مشترکہ دوست ہیں ملا کہ مجھے ملیں۔ لیکن میں کم عقلی اور کم عمری کی وجہ سے ملاقات کے لئے حاضر نہ ہوا اگلے جمعتہ المبارک کو علامہ صاحب کا پھر پیغام ملا کہ مجھے فوری طور پر ملو میرے والد محترم حاجی شیخ عبدالرحمن صاحب نے مجھے فرمایا کہ بیٹا تم بھی کیسے کارکن ہو کہ اپنے عظیم قائد اور رہنما کی مجبوریوں اور مصروفیتوں کو نہیں دیکھتے اور ان سے شکوہ کناں ہو فوراً حضرت علامہ صاحب کے گھر مٹھائی لے کر جاؤ اور سب سے پہلے اپنی اس حکم عدولی پہ معذرت کرنا اس دوران میں بھی اپنی غیر حاضری پہ پریشان تھا اور قائد سے ملنے کو دل بھی تڑپ رہا تھا میں اپنے عزیز دوست شیخ منیر عالم کے ہمراہ رات کو حضرت کی رہائشگاہ پہ پہنچا مجھے دیکھکر مسکرائے

اور گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگے کہ میں کسی مجبوری کی وجہ سے شادی پر نہیں آسکا شادی بیاہ کے موقع پر مٹھائی ہوتی ہے اور پلاؤ زردہ مٹھائی لے آئے ہو کھانا میں کسی وقت گھر آکر کھالوں گا میری خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے عرض کیا علامہ صاحب کھانے کے لئے مجھے کوئی وقت عنایت فرمادیں؟ انہوں نے فرمایا میں جس دن بھی فارغ ہوا چلا آؤں گا۔ پھر ایک دن میں نے فون پر بات کی تو فرمانے لگے میں آج رات ہی تمہارے ہاں آؤں گا تو میں نے عرض کیا کہ میں لینے کے لئے آؤں تو فرمانے لگے (میاں محمد جمیل صاحب ایم اے سیکرٹری جنرل جمعیت اہلحدیث لاہور) میرے پاس بیٹھے ہوتے ہیں اور میاں صاحب کو آپ کے گھر کا علم ہے ہم خود ہی آجاتے ہیں (یاد رہے کہ میاں محمد جمیل صاحب ان دنوں میرے گھر کے قریب جامع مسجد مقدس اہلحدیث مکھن پورہ میں خطیب تھے)

نماز عشاء کے قریب حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب اور حافظ میاں محمد جمیل صاحب میرے گھر تشریف لائے ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔ کھانے سے فراغت کے بعد مجھے گلے لگا کر فرمانے لگے۔ کہ اب تو کوئی شکوہ نہیں ہے تو میری آنکھوں سے فرط محبت سے آنسو نکل آئے کہ کہاں قائد عالم اسلام اور کہاں میں معمولی کارکن۔

بقیہ :- عالمی شہرت یافتہ مفکر

تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔

شخصیت

علامہ مرحوم علم وعمل کے پیکر، صبر وتحمل کے کوہ گراں، انسانی عظمت کے نشاں حق وصداقت کی آواز، توحید وسنت کے داعی، جمہوریت کے علمبردار، دین اسلام کے مبلغ، عاشق رسول ﷺ اور نابغہ روزگار انسان تھے۔

علامہ مرحوم علم وعمل میں سربلند، حسن وجمال میں ممتاز، دولت وثروت میں غنی، تقریر وتحریر میں روشن اور سیاست میں بے مثال تھے۔ دنیاوی ودینی ہر خوبی سے آراستہ، وجیہہ اور بارعب شخصیت اور ایک لاثانی انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ ان پر کروٹ کروٹ اپنی رحمتیں نازل فرمائے آمین ۔